از عدالتِ عظمیٰ

برج پال

بنام

سٹیٹ (دہلی ایڈمنسٹریشن)

تاریخ فیصلہ: 1 فروری 1996

[جی این رے اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

TADA ایکٹ:

دفعہ 5-بنا چلے کارتوس کے ساتھ غیر مجاز دیسی ساختہ پستول کے ساتھ شخص پایا گیا- آزاد گواہوں کی عدم موجودگی-کوششوں کے باوجود آزاد گواہ حاصل نہیں ہو سکے-ایسے حالات میں پولیس اہلکاروں کے بیان سے اختلاف نہیں کیا جائے گا- اس توضیح کے مفروضے کی روشنی میں، استغاثہ کو یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کہ شخص کو غیر قانونی اسلحہ کے ساتھ آگاہی کے ساتھ پکڑا گیا تھا، نہ ہی یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ اس کا ارادہ اسے دہشت گردی یا تخریبی سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنے کا تھا—ملزم کی قیادت میں اس طرح کے قانونی مفروضے کی تردید کے ذریعے کوئی ثبوت نہیں-اس لیے اثباتِ جُرم اور سزا میں مداخلت نہیں کی جاتی۔

عبداللہ یوچما بنام اسٹیٹ آف اے پی، [1989] ضمنی 2 ایس سی سی 152، ممتاز شدہ۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 708، سال 1995۔

ایف آئی آر نمبر 326، سال 1990 میں دہلی کی نامزد عدالت کے 5.8.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے کرپال سنگھ (اے سی)۔

جواب دہندہ کے لیے ایس این ٹیرڈول کے لیے ایس این سکّا، بی کے پرساد۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس اپیل کو اپیل کنندہ نے دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سر گرمیاں (انسداد) ایکٹ (جسے اس کے بعد TADA ایکٹ کہا جاتا ہے) کی دفعہ 19 کے تحت ترجیح دی ہے۔ 5.8.94 کے فیصلے کے مطابق، فاضل جج، نامزد عدالت نمبر 11، دہلی نے اپیل کنندہ کو TADA ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت مجرم قرار دیا ہے اور اسے 500 روپے کے جرمانے کے ساتھ پانچ سال کی قید بامشقت سزا سنائی ہے، کوتاہی پر، مزید 15 دن کی قید بامشقت کی سزا کاٹنی پڑے گی۔ استغاثہ کے مقدمے کے مطابق، پولیس کو ایک مخفی اطلاع ملی کہ بدکردار شخص جو یوپی میں قتلِ عمد کے کچھ مقدمات میں ملوث تھا، لیباس پور بس اسٹینڈ، دھولا کنواں پر کچھ غیر مجاز ہتھیاروں کے ساتھ موجود تھا۔ اس کے بعد پولیس نے ایک چھاپہ مار پارٹی کا اہتمام کیا۔ انہوں نے تلاشی اور ضبطی کے لیے گواہ بننے کے لیے کچھ عوامی افراد سے رابطہ کیا، لیکن چونکہ کوئی بھی ایسے شخص کی تلاش اور ضبطی کے لیے گواہ بننے پر راضی نہیں ہوا، اس کے بعد پولیس نے پولیس اہلکاروں کی مدد سے چھاپے کا اہتمام کیا۔ لباسپور بس اسٹینڈ پر واقع کے دن دوپہر تقریباً 1.30 بجے، اپیل کنندہ مل گیا اور اس کی تلاشی پر پولیس نے ایک بِنا چلے کارتوس اور دو دیگر بِنا چلے کارتوس سے بھری ایک دیسی ساختہ پستول برآمد کی۔ مذکورہ پستول اور کارتوس میں سے ایک کی پیمائش کرنے کے بعد، ایک خاکہ نقشہ تیار کیا گیا اور مذکورہ ہتھیار اور کارتوس کو پولیس نے سیل کر کے پولیس مل خانہ کو بھیج دیا۔ متعلقہ حکام سے ضروری منظوری حاصل کرنے کے بعد، اپیل کنندہ کے خلاف TADA ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت مذکورہ مقدمہ شروع کیا گیا۔

اس معاملے میں استغاثہ نے ہیڈ کانسٹیبل ستھیر سنگھ (گواہ استغاثہ 1)، جگدیش چندرا، سب انسپکٹر (گواہ استغاثہ 2)، ASI مہیپال سنگھ (گواہ استغاثہ 3)، ASP سنتوکھ سنگھ (گواہ استغاثہ 4)، ہیڈ کانسٹیبل بلجیت سنگھ (گواہ استغاثہ 5) اور کانسٹیبل رمیش کمار (گواہ استغاثہ 6) سے پوچھ گچھ کی ہے۔ یہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ گواہ استغاثہ 5 پولیس مل خانہ کا انچارج تھا جہاں ضبط شدہ پستول اور کارتوس کو مہر بند لفافے میں رکھا گیا تھا اور اس نے بیان دیا ہے کہ اسے مذکورہ اشیاء بند لفافے میں موصول ہوئی ہیں۔ انہیں بھی مہر بند لفافے میں رکھا گیا جب تک کہ انہیں BTP یونٹ، اولڈ پولیس لائن کے بیلسٹک ماہر کے پاس نہیں بھیج دیا گیا۔ اسلحہ بردار نے یہ بھی بیان دیا ہے کہ اس نے ہتھیاروں کے بارے میں تربیت حاصل کی تھی اور اس نے یہ بھی بیان دیا ہے کہ در حقیقت اس نے ضبط شدہ پستول سے ضبط شدہ کارتوس میں سے ایک کو چلایا اور پستول کو کام کرنے کی حالت میں پایا۔ چونکہ استغاثہ کا مقدمہ مذکورہ گواہوں کے بیان سے شک سے بالاتر پایا گیا تھا، اس لیے معروف

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نامزد عدالت نے اپیل کنندہ کو TADA ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت مجرم قرار دیا اور مذکورہ سزا منظور کی۔

مسٹر کرپال سنگھ، جو اپیل کنندہ کی طرف عدالتی معاون کے طور پر پیش ہوئے، پیش کرتے ہیں کہ استغاثہ کے مقدمے کے مطابق، اپیل کنندہ کو لیباس پور بس اسٹینڈ، دھولا کنواں سے گرفتار کیا گیا تھا۔ پولیس یہ ثابت کرنے کے لیے آزاد گواہ حاصل کر سکتی تھی کہ درحقیقت اپیل کنندہ کو پولیس نے مذکورہ جگہ سے گرفتار کیا تھا جیسا کہ استغاثہ کے مقدمے میں الزام لگایا گیا ہے اور اس کے قبضے سے مذکورہ پستول اور کارتوس برآمد کیے گئے تھے۔ لیکن فوری معاملے میں صرف پولیس اہلکاروں سے پوچھ گچھ کی گئی۔ کسی آزاد غیر جانبدار عوامی گواہ کی عدم موجودگی میں، صرف پولیس اہلکاروں کے بیانات کی بنیاد پر، اپیل کنندہ کے خلاف اثباتِ جُرم کا حکم منظور نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔ فاضل وکیل نے یہ بھی پیش کیا کہ استغاثہ کے گواہ نمبر 2، جو اسلحہ ساز کے طور پر بیان ریکارڈ کروا رہے تھے، کو ماہر نہیں سمجھا جانا چاہیے، اور اگر اس پستول کا مناسب ماہر سے معائنہ نہیں کروایا گیا، تو شک کا فائدہ اپیل کنندہ کو دیا جانا چاہیے۔ فاضل وکیل نے مزید کہا ہے کہ یہ اپیل کنندہ کا معاملہ ہے کہ اسے اس معاملے میں جھوٹا پھنسایا گیا تھا کیونکہ اسے لیباس پور میں گرفتار نہیں کیا گیا تھا بلکہ کھڑا ہے۔ اسے پولیس نے رانا پرتاپ بیگ میں ایک لکشمن کے ساتھ گرفتار کیا تھا، لیکن بدقسمتی سے اس طرح کے کیس کو معروف نامزد عدالت نے مناسب طریقے سے سراہا نہیں تھا۔ اس نے عرض کیا ہے کہ پولیس نے لکشمن کو رہا کر دیا تھا تاکہ اس کے مقدمے کی حمایت میں اس سے پوچھ گچھ نہ ہو سکے۔

ہم نے اس معاملے میں دیے گئے بیانات اور معروف نامزد جج کے ذریعے دیے گئے فیصلے پر غور کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ استغاثہ کا مقدمہ گواہوں کی طرف سے دیے گئے ٹھوس شواہد سے قائم کیا گیا ہے جو مخالف یا متضاد نہیں ہیں۔ ہمارے خیال میں، معروف نامزد عدالت نے صحیح فیصلہ دیا ہے کہ چونکہ اس معاملے میں صرف پولیس اہلکاروں سے پوچھ گچھ کی گئی تھی، اس لیے ان کے بیانات کو خارج کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے، خاص طور پر جب استغاثہ کا مخصوص معاملہ ہے کہ انہوں نے عوام سے آزاد گواہ حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ ایسے آزاد گواہوں کو حاصل کرنے کی کوشش میں ناکام رہے۔ فوری معاملے میں شواہد سے یہ ثابت ہوا ہے کہ پستول اور کارتوس اپیل گزار کے شخص سے ضبط کیے گئے تھے اور انہیں مناسب طریقے سے بند کرنے کے بعد انہیں مہر بند حالت میں پولیس مل خانہ میں جمع کرایا گیا تھا۔ مال خانہ کے انچارج نے بیان دیا ہے کہ ایسے ہتھیار برقرار اور مہر بند حالت میں رہے جب تک کہ انہیں فاضل کے ذریعے جانچ کے لیے نہیں بھیجا گیا۔ جہاں تک

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

ماہر کے ذریعے مذکورہ پستول کی جانچ کے سوال کا تعلق ہے، مذکورہ ماہر کے بیانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے بھوپال سے تکنیکی اہلیت اور آرمر ٹیکنیکل کورس کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا تھا اور اسے آتشیں ہتھیاروں اور گولہ بارود کے معائنے، جانچ اور تجزیئے کا بھی طویل تجربہ تھا۔ ہمارے خیال میں مذکورہ پولیس اہلکاروں کو ہتھیاروں کا ماہر ہونا چاہیے۔ اس سلسلے میں عبداللہ پوچھا بنام اسٹیٹ آف اے پی، [1989] ضمنی 2 ایس سی سی 152 میں مسٹر سنگھ کے فیصلے پر انحصار اس معاملے کے حقائق میں واضح طور پر ممتاز ہے۔ عبداللہ کے معاملے میں استغاثہ کی طرف سے یہ الزام لگایا گیا تھا کہ ملزم سے ایک گرینیڈ برآمد کیا گیا تھا لیکن برآمد شدہ مادہ گرینیڈ تھا یا نہیں اس کی جانچ کسی مناسب ماہر نے نہیں کی تھی اور عدالت نے کسی ASI کی گواہی پر انحصار نہ کرتے ہوئے شک کا فائدہ اٹھایا کہ وہ چیز گرینیڈ تھی۔ فوری معاملے میں، ہم پہلے ہی اشارہ دے چکے ہیں کہ حقیقت میں اسلحہ بردار نے ضبط شدہ پستول سے ایک کارتوس بھی فائر کیا تھا جو ملزم کے قبضے سے برآمد ہوا تھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے یہ بھی پیش کیا ہے کہ اس معاملے میں ہتھیاروں اور گولہ بارود کے شعوری قبضے کا عنصر قائم نہیں کیا گیا تھا۔ ہم صرف اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ یہ اپیل کنندہ کا معاملہ نہیں ہے کہ وہ اپنے پینٹ کی جیب میں مذکورہ گولہ بارود اور ہتھیاروں کی موجودگی سے واقف نہیں تھا یا کسی نے ان مواد کو اس کے علم کے بغیر مخفی طور پر رکھا تھا۔ اس کے برعکس، اپیل کنندہ کا معاملہ یہ تھا کہ اسے اس معاملے میں جھوٹا پھنسایا گیا تھا۔ ہم یہاں یہ بھی اشارہ کر سکتے ہیں کہ ایک بار جب کوئی شخص TADA کے تحت کسی مطلع شدہ علاقے میں کسی بھی ہتھیار یا گولہ بارود کے ہوش میں پایا جاتا ہے، تو TADA ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت قانونی مفروضہ کہ اس طرح کے مضامین کو دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیوں کے لیے استعمال کیا جانا تھا، سنجے دت کے معاملے میں اس عدالت کے آئینی بنچ کے فیصلے میں اشارہ کیا گیا ہے۔ لہذا استغاثہ کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ جس شخص کے پاس مطلع شدہ علاقے میں غیر مجاز بازو کا ہوش میں قبضہ پایا گیا تھا اس کا واقعی دہشت گردی یا خلل ڈالنے والی سرگرمیوں کے لیے اسے استعمال کرنے کا ارادہ تھا۔ ملزم کی طرف سے اس طرح کے قانونی مفروضے کی تردید کے ذریعے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا حالات میں، ہمیں نچلی عدالت کے متنازعہ فیصلے میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ملتی ہے۔ اس لیے اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document